© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث دہلی

مدیر معاون
نذیر احمد املوی رحمانی

نمبر ۶	بابت ماہ شوال ۱۳۶۵ھ مطابق ماہ ستمبر ۱۹۴۶ء	جلد ۱

مسئلۂ علم غیب پر تحقیقی نظر

(گذشتہ سے پیوستہ)

پچھلی قسط میں آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ پورے خزانۂ غیب پر اللہ تعالیٰ نے کسی کو مطلع نہیں کیا۔ بلکہ اس پر اپنا ہی اقتدار و تسلط قائم رکھا ہے۔ اب رہی وہ آیت جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ "غیب" سے مطلع کر دیتا ہے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ بعض باتیں جو بسلسلۂ رسالت مناسب ہوتی ہیں یا جن کو اللہ تعالیٰ چاہے ان سے مطلع کر دیا جاتا ہے۔ پورا احاطہ اور مکمل اطلاع مراد نہیں، جیسا کہ ارشاد ہے وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ (بقرہ ع ۳۴) یعنی کوئی مخلوق اللہ تعالیٰ کے معلومات میں سے کسی چیز کا پورا احاطہ نہیں کر سکتی مگر یہ کہ وہ خود ہی جس کو جس قدر علم دینا چاہے دیدے۔"

اس آیت میں ہر مخلوق سے احاطۂ علمی کی نفی کی گئی ہے، جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ "علم تحقیقی" اور "ذاتی" کی نفی نہیں ہے اسلئے کہ وہ تو مطلقاً ہر مخلوق سے منتفی ہے، وہاں "احاطہ" (مکمل علم) کی نفی کے کیا معنی؟ بلکہ یہ اس علم کی نفی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیضان اور القاء و الہام سے حاصل ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ مخلوقات میں یہ صلاحیت ہی نہیں ہے کہ وہ اشیاء کا کامل اور ایسا محیط علم حاصل کر سکیں کہ کوئی ذرہ ان سے مخفی نہ رہے۔ یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صرف خالق کی شان ہے مخلوق کی نہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل دلائل اور واقعات اس بات کی کھلی ہوئی دلیل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلی اور محیط علم حاصل نہ تھا۔

(۱) منافقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ (توبہ ع ۱۳) "یہ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں، تم ان کو نہیں جانتے، ہم جانتے ہیں۔"

اس آیت میں صاف ارشاد ہے "تم ان کو نہیں جانتے" —— "ہم جانتے ہیں" معلوم ہوا کہ بعض باتوں کا علم آپ کو حاصل نہیں ہوا۔

(۲) سورۂ یٰسٓ میں ہے وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ (ع ۵) "اور ہم نے ان کو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) شعر (گوئی) نہیں سکھایا۔ اور نہ یہ ان کے لئے مناسب ہے۔"

قرآن کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ آپ شعر کہنا نہیں جانتے تھے۔ تو پھر علم کلی کا دعویٰ کہاں صحیح ہوا۔

(۳) بعض امور کے متعلق آنحضورؐ کو حکم دیا گیا تھا کہ آپ مشورہ کر لیا کریں، وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران ع ۱۷) چنانچہ غزوات وغیرہ کے موقع پر آپ صحابہ سے مشورے لیا کرتے تھے اور ان کی رائے پر عمل کرتے تھے۔ غزوۂ احزاب میں مدینۂ منورہ کے ارد گرد ایک عظیم الشان خندق حضرت سلمان فارسیؓ کی رائے سے کھدوائی گئی۔ آنحضورؐ خود اس خندق کے کھودنے میں شریک تھے۔"

اب سوال یہ ہے کہ اگر آنحضورؐ کو ذرہ ذرہ کا علم تھا تو پھر دوسروں سے مشورہ لینا، اور بالاتفاق انہیں کے مشوروں کے مطابق کام کرنے کے کیا معنی؟

(۴) بخاری، مسلم وغیرہ تمام حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آدمی کی شکل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور لوگوں کو سکھانے کی غرض سے خود انجان بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند باتیں پوچھیں۔ منجملہ اور سوالوں کے ان کا ایک سوال یہ بھی تھا کہ قیامت کب آئیگی؟ آنحضورؐ نے حضرت جبرئیلؑ کے تمام سوالات کے جوابات دیئے لیکن اس سوال کے جواب میں فرمایا مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ یعنی اس کا علم تو نہ مجھے ہے اور نہ آپ کو اور نہ کسی اور مخلوق کو۔ اس کا پتہ تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا سچ ہے۔

آپ نے یہ جواب اس لئے دیا تھا کہ قرآن مجید میں آپ کو ہدایت کر دی گئی تھی قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي (اعراف ع ۲۳) "جو لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اس کے آنے کے وقت (سن اور تاریخ) کا علم تو میرے پروردگار کو ہے۔ میں اس کی علامتیں جانتا ہوں۔ وقت نہیں جانتا"

دیکھئے قرآن اور حدیث، دونوں ہی اس بات کا صاف صاف اعلان کر رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علیہ وسلم کو قیامت کے وقت کا پتہ نہیں۔ اب اگر کوئی شخص اس کے خلاف دعویٰ کرے تو اس کے غلط اور باطل ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

(۵) شب قدر کی فضیلت میں قرآن کی ایک سورہ بھی نازل کی گئی۔ یہ شب اس امت کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک بہترین انعام ہے۔ لیکن یہ کونسی رات ہے؟ کس تاریخ کو ہوتی ہے؟ کچھ نہیں معلوم۔ آپ کو صرف اتنا معلوم ہوا کہ رمضان شریف کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے شفیق اور امت کے لئے مہربان، بلکہ رحمتِ عالم پیغمبر کے متعلق یہ تو تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ آپ کو معلوم رہا ہو لیکن امت پر آپ نے ظاہر نہ کیا ہو۔ ایسی فضیلت رات کہ صرف اس ایک رات کی عبادت دوسری ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہو۔ آپ جان بوجھکر امت سے چھپائیں ایک اجھوٹ اور رسول اللہ پر افتراء ہے بلکہ حق یہ ہے کہ آپ کو خود ہی نہیں معلوم تھا۔

(۶) مدینہ طیبہ کے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ وہ نر کھجور کے پھول کو مادہ کھجور میں ایک خاص طریقہ پر پیوند کرتے تھے۔ جس کو عربی میں تابیر کہتے ہیں۔ ایسا کرنے سے کھجور میں پھل زیادہ آتے تھے۔ آنحضور کو جب معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر ایسا نہ کرو تو میرے خیال میں کچھ ہرج نہیں۔ لوگوں نے چھوڑ دیا۔ تو اس سال پھل ناقص اور کم آئے جب آپ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاکُمْ۔ (مسلم) یہ دنیاوی معاشرت سے متعلق ایک بات تھی ایسے دنیاوی معاملات کو تم لوگ مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔ یہ میری ایک رائے تھی اگر موافق نہ آئی تو جانے دو۔

دیکھو زراعت وغیرہ کے متعلق آپ دوسرے انسانوں کو جب یہ فرماتے ہیں کہ "یہ باتیں تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو" تو بھلا یہ کہنا کس قدر دلیری اور افسوسناک جرأت ہے کہ رسول اللہ کا علم اللہ تعالیٰ کے برابر تھا یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ پر آسمان و زمین کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی بات مخفی نہیں۔

تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔

(۷) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے، اور بخار کی شدت کی وجہ سے آپ پر غشی طاری ہونے لگی۔ اسی دوران میں عشاء کی نماز کا وقت آجاتا ہے۔ آپ نماز کے لئے مسجد میں جانا چاہتے ہیں لیکن جب اٹھنے کا ارادہ کرتے ہیں تو بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد جب آپ کو ہوش آتا ہے تو سب سے پہلے یہی پوچھتے ہیں اَصَلَّى النَّاسُ، کیا لوگوں نے نماز پڑھلی؟ حاضرین جواب دیتے ہیں لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں حضور! ابھی تو نہیں پڑھی، وہ لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں ـــــ تین دفعہ آپ نے یہی ارادہ فرمایا اور ہر دفعہ آپ پر غشی طاری ہوتی رہی، تو آپ نے حضرت ابوبکر رض کے پاس آدمی بھیجا کہ جاؤ ان سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رض نے نماز پڑھائی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس حدیث کی بنا پر میں دو باتیں پوچھنا چاہتا ہوں، ایک تو یہ کہ جب آپ کلی غیب داں تھے تو آپ کو لوگوں کے نماز سے فارغ ہو جانے اور نہ ہونے کا حال تو معلوم ہی تھا، پھر آپ ان لوگوں سے بار بار یہ کیوں پوچھتے ہیں کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ جب آپ کو ذرہ ذرہ کا علم تھا تو اپنی اس غشی کا اور نماز نہ پڑھ سکنے کا بھی علم رہا ہوگا تو پھر بار بار نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں جانے کی آپ کوشش کیوں کر رہے تھے؟ اور لوگوں کو انتظار کی زحمت میں کیوں ڈال رکھا تھا، پہلے ہی حضرت ابوبکر کو خبر کیوں نہ بھیج دی کہ میں آج نماز پڑھانے کیلئے مسجد میں نہیں جا سکوں گا، تم وقت پر پڑھا دینا۔

(۸) یہ تو مرض الموت کا واقعہ ہے۔ اس سے آگے چلئے۔ ٹھیک روح قبض ہونے کے وقت کا حال ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں جن کی گود میں آنحضور کی روح نے پرواز کیا تھا لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُوْلَ فِيْهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ وَمَا اَشْعُرُ۔ (نسائی ص ۲/۱) یعنی آپ نے پیشاب کرنے کے لئے برتن منگوایا لیکن قبل اس کے کہ وہ برتن لایا جائے آپ کی روح نکل گئی اور مجھے پتہ بھی نہیں چلا۔

سوال یہ ہے کہ جب آنحضور علیہ السلام کو سب کچھ معلوم تھا تو یہ بھی معلوم رہا ہوگا کہ پیشاب کا برتن لائے جانے سے پہلے ہی میں انتقال کر جاؤں گا، اور اب اس دنیا میں مجھے اس حاجت کو پورا کرنے کا موقع نہیں ملیگا، تو پھر آپ نے برتن کیوں منگوایا اور جان بوجھ کر یہ عبث کام آپ نے کیوں کیا؟

(۹) حدیثوں میں مذکور ہے کہ قیامت کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر سے اپنی امت کے لوگوں کو پانی پلا رہے ہوں گے تو کچھ لوگ حوض کی طرف جانا چاہیں گے، مگر فرشتے ان کو روک دیں گے۔ تو آنحضور فرمائیں گے کہ یہ تو میری امت کے لوگ ہیں، انہیں آنے دو، فرشتے جواب میں کہیں گے اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ (مسلم ص ۲/۲۸۴) "آپ کو نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے آپ کے انتقال کے بعد دین میں کیسی کیسی بدعتیں نکالی تھیں"۔ اس پر آنحضور بھی ناراض ہو کر فرمائیں گے "ہاں ایسے لوگوں کو میرے حوض سے دور ہٹاؤ، یہ میرے قریب نہ آنے پائیں"۔

دیکھو اس حدیث میں صاف مذکور ہے کہ "فرشتے کہیں گے آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا بدعتیں نکالی ہیں"۔ تو معلوم ہوا کہ ہر چیز کا علم آپ کو نہیں۔

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جب شفاعت کبریٰ کے لئے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گر جاؤں گا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کروں گا کہ اس وقت میں اس کے بیان کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ مجھ پر ان محامد کا الہام کریگا اور مجھے سکھا دیگا (مسلم ص ۱/۱۰۹)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض محامد کا علم آپ کو زندگی بھر حاصل نہ ہوا، بلکہ قیامت کے دن آپ پر ان کا انکشاف ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو محیط بالکل کہنا کیونکر صحیح ہوگا۔ اس قسم کے واقعات اور دلائل حدیثوں میں بہت سے موجود ہیں۔ فی الحال ہم قرآن اور احادیث کی ان دس دلیلوں پر کفایت کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ انصاف کے ساتھ ان پر ایک نظر ضرور ڈالیں (باقی)

© rasailojaraid.com